Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

The Authority of Hadith: A Comprehensive Review in Scholarly and Research Perspectives

حجیتِ حدیث: اصولی، تاریخی اور عملی مباحث کا تحقیقی جائزہ

Authors Details

1. **Muhammad Abrar ul Haq** (Corresponding Author)
   MPhil Islamic Studies, Lecturer, Institute of Islamic Studies, Sandal College, Faisalabad, Pakistan.
   Email: abrar3051915@gmail.com

Citation

Abrar ul Haq, Muhammad." The Authority of Hadith: A Comprehensive Review in Scholarly and Research Perspectives."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.1, Jan-Mar (2025): 711−720.

Submission Timeline

Received: Feb 15, 2025
Revised: Mar 05, 2025
Accepted: Mar 14, 2025
Published Online: April 16, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

The Authority of Hadith: A Comprehensive Review in Scholarly and Research Perspectives

حجیتِ حدیث: اصولی، تاریخی اور عملی مباحث کا تحقیقی جائزہ

محمد ابرار الحق ☆

Abstract

This study delves into the concept of the authority of Hadith (ḥujjiyat-e-Ḥadīth), a cornerstone of Islamic jurisprudence and theology, exploring its significance in shaping Islamic thought and practice. The research examines the historical development of Hadith as a primary source of Islamic law alongside the Quran, analyzing the methodologies employed by scholars to establish its authenticity and reliability. It discusses the criteria for Hadith verification, including the scrutiny of narrators (isnād) and content (matn), and evaluates the role of Hadith in addressing contemporary issues within Islamic scholarship. The paper highlights the contributions of classical and modern scholars in defending the authority of Hadith against criticisms and misinterpretations, emphasizing its indispensable role in deriving legal rulings and ethical guidelines. By reviewing key texts and scholarly debates, the study underscores the dynamic interplay between Hadith sciences and Islamic intellectual traditions, offering insights into how Hadith continues to guide Muslim communities globally. This comprehensive analysis reaffirms the enduring relevance of Hadith as a divinely inspired source, complementing the Quran in providing a robust framework for Islamic belief and practice, while addressing challenges posed by modernity and skepticism.

Keywords: Hadith, Authority, Islamic Jurisprudence, Narrator Verification, Scholarly Methodology, Contemporary Issues.

تعارف موضوع

حدیث اسلامی علوم کا ایک بنیادی ستون ہے جو قرآن مجید کے ساتھ مل کر شریعت کے احکام و اصول کی تشکیل کرتی ہے۔ اس مقالے میں حجیت حدیث کے تصور پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے، جس میں اس کی تاریخی ترقی، علمی اہمیت اور عصری تناظر میں اس کے کردار کا جائزہ لیا گیا ہے۔ حدیث کی صداقت کے معیار، جیسے کہ سلسلہ روایت (اسناد) اور متن کی جانچ پڑتال، پر بحث کی گئی ہے، جو اسے قابل اعتماد ماخذ بناتے ہیں۔ یہ مطالعہ نہ صرف کلاسیکی علماء کے طریقہ کار کو بیان کرتا ہے بلکہ جدید دور کے چیلنجز، جیسے کہ تنقیدی نظریات اور غلط تعبیرات، کے مقابلے میں حدیث کی حفاظت کے لیے علماء کے کردار کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ حدیث کا فقہ اسلامی، اخلاقیات اور معاشرتی رہنمائی میں کردار اسے مسلم امہ کے لیے ناگزیر بناتا ہے۔ یہ مقالہ حدیث کے علمی و تحقیقی تناظر کو واضح کرتے ہوئے اس کی عصری مطابقت کو ثابت کرتا ہے، جو مسلم معاشروں کے لیے دینی و فکری راہنمائی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

حدیث کی تعریف

لغۃ: حدیث قدیم کی ضد ہے (جس کا معنی جدید ہے)[1]

☆ ایم فل اسلامک اسٹڈیز، لیکچرر، شعبہ علوم اسلامیہ، ساندل کالج، فیصل آباد، پاکستان۔

[1] Sakhāwī, Shams al-Dīn Abū Muḥammad ibn ‘Abd al-Raḥmān, *Al-Ghāya fī Sharḥ al-Hidāya fī ‘Ilm al-Riwāya* (Beirut: Maktabat Awlād al-Shaykh, 1st ed., 1422 AH/2001 CE), 61

اصطلاحاً: ہر وہ قول، فعل، تقریر یا صفت جو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہو حدیث کہلاتا ہے۔[2]

سنت کی تعریف

لغۃً: سنت طریقے کا نام ہے خواہ وہ طریقہ اچھا ہو یا برا۔[3]

اصطلاحاً: اصطلاحی معنی میں سنت اور حدیث دونوں مترادف معنی میں استعمال ہوتے ہیں، جیسا کہ ڈاکٹر مصطفی حسن سباعی لکھتے ہیں:

"ہر وہ قول، فعل، تقریر، صفتِ خَلقیہ، صفتِ خُلقیہ یا سیرت جو آپ ﷺ سے مروی ہے وہ سنت کہلاتا ہے خواہ وہ اعلان نبوت سے پہلے کا ہو یا بعد کا۔ سنت اس معنی میں بعض محدثین کے نزدیک حدیثِ نبوی کے مترادف ہے۔"[4]

حدیث بھی وحی ہے

حدیث بھی قرآن کی طرح وحی الٰہی ہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن اور حدیث میں فرق کرنے کے لیے وحی متلو اور وحی غیر متلو کی اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔ وحی متلو سے مراد قرآن ہے جس کے الفاظ اور مفہوم دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور وحی غیر متلو سے مراد حدیث نبوی ہے جس کے الفاظ تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہیں لیکن مفہوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ حدیث کے وحی ہونے پر سورہ نجم کی درج ذیل دو آیات دال ہیں:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى۔ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى[5]

اور وہ (محمد ﷺ) کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں (بات کرتے) مگر وہ جو ان کی طرف وحی کی جاتی ہے۔

حدیث بطورِ ماخذِ شریعت

مآخذ شریعت میں دوسرا درجہ حدیث نبوی ﷺ کو حاصل ہے۔ جیسا کہ حدیثِ معاذ میں ہے، چنانچہ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں:

عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصٍ، مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: "كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ؟"، قَالَ: أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ، قَالَ: "فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟"، قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا فِي كِتَابِ اللَّهِ؟" قَالَ: أَجْتَهِدُ رَأْيِي، وَلَا آلُو فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ، وَقَالَ: "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ، رَسُولِ اللَّهِ لِمَا يُرْضِي رَسُولَ اللَّهِ"[6]

"حضرت اناس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: اے معاذ جب تیرے پاس کوئی

[2]Sakhāwī, *Al-Ghāya fī Sharḥ al-Hidāya*, 61
[3]Ibn Manẓūr, Muḥammad ibn Mukarram ibn *ʿAlī, Lisān al-ʿArab* (Beirut: Dār Ṣādir, 3rd ed., 1414 AH), 13:225
[4]Subāʿī, Dr. Muṣṭafā, *Al-Sunna wa Makānatuhā fī al-Tashrīʿ al-Islāmī* (Beirut: Dār al-Warrāq, Al-Maktab al-Islāmī, 1420 AH/2000 CE), 65.
[5]Al-Najm, 53:3–4
[6]Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath, *Sunan Abī Dāwūd* (Beirut: Al-Maktaba al-ʿAṣriyya), Kitāb al-Aqḍiya, Bāb Ijtihād al-Raʾy fī al-Qaḍāʾ, ḥadīth no. 3592

معاملہ آئے تو کیسے فیصلہ کرے گا تو انہوں نے عرض کیا کہ میں کتاب اللہ کے ذریعے فیصلہ کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو کتاب اللہ میں نہ پائے؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ پائے تو؟ انہوں نے کہا میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور کوتاہی نہیں کروں گا۔ تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھا اور کہا تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو اس چیز کی توفیق دی جس کے ذریعے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرتا ہے۔"

حدیث کی حجیت پر قرآن سے استدلال

قرآن مقدس میں متعدد آیات ایسی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ قرآن کی طرح حدیثِ رسول ﷺ پر عمل کرنا بھی مومنین پر واجب ہے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا [7]

ترجمہ: تو اے حبیب! تمہارے رب کی قسم، یہ لوگ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنالیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور اچھی طرح دل سے مان لیں۔

مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کے فیصلے کو دل وجان سے قبول کرنے کو ایمان کا مدار قرار دیا ہے جس کا مطلب ہے کسی کا ایمان مکمل ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہر حکم کو دل وجان سے قبول نہیں کرتا۔ اگر حدیثِ طیبہ حجت ہی نہ تھی تو نبی کریم ﷺ کی تحکیم کا حکم کیوں دیا جارہا ہے؟ لازماً قرآن ہی کی طرف رجوع کا حکم دیا جاتا۔ اور اگر قرآن ہی میں ہر متنازع چیز کا حکم موجود ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کی تحکیم کا حکم کیوں دیا جاتا؟

اسی طرح سورۃ الاحزاب میں فرمایا:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا [8]

اور کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہ ہے۔

اس آیت میں مؤمن مرد اور مومنہ عورت کے لیے دو فیصلوں کا ماننا لازم قرار دیا گیا ہے ایک اللہ کا فیصلہ۔ اور ایک رسول کا فیصلہ۔ پس اگر رسول کا قول و فعل حجت نہیں تو ان کا فیصلہ کیسے حجت، واجب التسلیم اور لازم ایمان ہوگا؟ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قضاء رسول قرآن کریم کے علاوہ مستقل طور پر حجت ہے جس کو ماننا لازم ہے۔

[7]Al-Nisā’,4:65
[8]Al-Aḥzāb, 33:36

قرآن کریم میں دوسری جگہ نبی کریم کے فیصلہ سے اعراض کرنے کو کفر اور نفاق قرار دیا ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا دُعُوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ إِذَا فَرِيقٞ مِّنۡهُم مُّعۡرِضُونَ [9]

اور جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ رسول ان کے درمیان فیصلہ فرما دے تو اسی وقت ان میں سے ایک فریق منہ پھیرنے لگتا ہے۔

رسول ﷺ کی حیثیت صرف قاصد کی سی نہیں بلکہ قرآن کے معانی و مفاہیم کی تفہیم بھی آپ ﷺ کے مناصب میں شامل ہے۔ اور یہ معانی و مفاہیم ہی تو حدیث ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَأَنزَلۡنَآ إِلَيۡكَ ٱلذِّكۡرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيۡهِمۡ وَلَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُونَ [10]

ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب اتاری تاکہ آپ لوگوں کے لیے (اس کتاب کے معانی) بیان فرمائیں جو ان کی طرف اتارے گئے اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

پس معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی بعثتِ مبارکہ کا مقصد صرف قرآن پہنچانا ہی نہیں بلکہ اس کے مفاہیم، تفاصیل اور تفاسیر بیان کرنا بھی تھا۔ آپ ﷺ نے قول اور فعل سے قرآن کے اجمالی احکام کی تفصیل بھی بیان فرمائی ہے، جیسا کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر عبادات و معاملات کا حال ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے بندۂ خاص (رسول) کا ہر ہر قول و فعل واجب الاطاعت ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود سورہ نساء میں ارشاد فرمایا:

وَمَآ أَرۡسَلۡنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذۡنِ ٱللَّهِ [11]

اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

مذکورہ بالا آیت میں ایک قابلِ غور بات یہ بھی ہے کہ یہاں " وَمَآ أَرۡسَلۡنَا مِن رَّسُولٍ " کے الفاظ ہیں کہ رسول کو اس لیے بھیجا گیا کہ اس کی اطاعت کی جائے یہ نہیں فرمایا گیا کہ صرف قرآن کو اس لیے بھیجا گیا کہ اس پر عمل کیا جائے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کا قرآن ہونا بھی زبانِ رسالت مآب ﷺ پر اعتبار کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی وجہ سے مانا گیا ہے۔

صحابہ کرام کا حدیث پر عمل

متعدد احادیث اس بات پر دال ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین حدیثِ رسول ﷺ کو واجب العمل جانتے ہوئے اس پر عمل کیا کرتے تھے۔ ذیل میں چند ایک روایات بطور حوالہ پیش کی جاتی ہیں:

وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، قَالَ: وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: "شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ"، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: ائْتِنِي بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ، قَالَ: فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ [12]

مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے عورت کے پیٹ کا بچہ ضائع کرنے (کی دیت) کے بارے میں مشورہ کیا تو

---

[9] Al-Nūr, 24:48
[10] Al-Naḥl,16:44
[11] Al-Nisā', 4:64
[12] Muslim ibn Ḥajjāj al-Qushayrī, *Ṣaḥīḥ Muslim* (Beirut: Dār Iḥyā' al-Turāth al-'Arabī), Kitāb al-Qasāma, Bāb Diyat al-Janīn, ḥadīth no. 1683

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر تھا، آپ نے اس میں ایک غلام، مرد یا عورت دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ کہا: تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میرے پاس ایسا آدمی لاؤ جو تمہارے ساتھ (اس بات کی) گواہی دے۔ کہا: تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے لیے گواہی دی۔

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا؟ فَقَالَ: مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى شَيْءٌ، وَمَا عَلِمْتُ لَكِ فِي سُنَّةِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ، فَسَأَلَ النَّاسَ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، "حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا السُّدُسَ"، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَقَالَ: مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ۔

حضرت قبیصہ بن ذؤیب فرماتے ہیں: (میت) کی نانی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس میراث میں اپنا حصہ دریافت کرنے آئی تو انہوں نے کہا: اللہ کی کتاب (قرآن پاک) میں تمہارا کچھ حصہ نہیں ہے، اور مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں بھی تمہارے لیے کچھ نہیں معلوم، تم جاؤ میں لوگوں سے دریافت کرکے بتاؤں گا، پھر انہوں نے لوگوں سے پوچھا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، آپ نے اسے چھٹا حصہ دلایا ہے، اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے (جو اس معاملے کو جانتا ہو) تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی وہی بات کہی جو مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہی تھی، تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے اسی کو نافذ کر دیا۔

مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی حدیث کو حجت جانتے تھے، اس پر عمل کرتے تھے اور اسی کے مطابق فیصلے بھی فرماتے تھے۔

کتابتِ حدیث

عہدِ رسالت مآب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں کتابتِ حدیث کے حوالہ سے دو قسم کی روایات منقول ہیں۔ ایک وہ ہیں جن میں عہدِ رسالت میں کتابتِ حدیث کے جواز کا اشارہ ملتا ہے اور دوسری وہ جن سے ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ ذیل میں دونوں قسم کی روایات اور ان میں تطبیق ذکر کی جائے گی:

کتابتِ حدیث کے جواز پر روایات

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جو کچھ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے سنتا تھا اسے لکھ لیا کرتا تھا۔ بعض حضرات مجھے اس کی کتابت سے منع کرتے۔ فرماتے ہیں کہ قریش کے لوگوں نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشر ہیں بہت سی باتیں غصہ کی حالت میں بھی فرماتے ہیں اس لیے احادیث نہ لکھا کرو۔ میں نے آپ کے سامنے ذکر کیا تو آپ نے اپنی مبارک انگلی سے اشارہ کرکے فرمایا:

"اكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ"[13]

تم لکھو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس منہ سے صرف حق ہی نکلتا ہے۔

[13] Abū Dāwūd, *Sunan Abī Dāwūd,* Kitāb al-'Ilm, Bāb fī Kitābat al-'Ilm, ḥadīth no. 3646

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص احادیث رسول ﷺ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ رکھتے تھے اور احادیث لکھا کرتے تھے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

> نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے کسی کو مجھ سے زیادہ احادیث یاد نہیں تھیں سوائے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے، کیونکہ وہ لکھتے تھے اور میں لکھتا نہیں تھا۔[14]

ابن سعد طبقات الکبریٰ میں لکھتے ہیں:

> آپ نے رسول اللہ ﷺ کے اذن سے آپ ﷺ کے فرامینِ مبارکہ کو ایک صحیفہ میں لکھا اور آپ نے اس صحیفے کا نام "الصَّادِقَة" رکھا۔[15]

> حضرت عبد اللہ بن عمرو سے صحیفہ صادقہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ سچا ہے اس میں وہ ہی ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان میں کوئی اور روایت کرنے والا نہیں۔[16]

صحیح بخاری میں ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا تو وہاں ایک یمنی شخص ابو شاہ موجود تھا اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ مجھے یہ خطبہ لکھوا دیجیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ [17]
>
> ابو شاہ کے لیے (اسے) تحریر کر دو۔

کتابتِ حدیث کی ممانعت پر روایت

صحیح مسلم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے حدیث لکھنے سے منع فرمایا ہے اور صرف قرآن لکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی حتی کہ جو کچھ قرآن کے علاوہ لکھا گیا تھا اس کو مٹانے کو حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

> لَا تَكْتُبُوا عَنِّي، وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ[18]
>
> مجھ سے (سنی ہوئی ہر بات) نہ لکھو، اور جس نے مجھے قرآن کے علاوہ کچھ لکھا تو اسے مٹا دے۔

ممانعت اور جوز کی روایات میں بظاہر تعارض نظر آتا ہے لیکن حقیقۃً تعارض نہیں ہے ان میں تطبیق یوں ہے کہ حدیث کو قرآن کے ساتھ حدیث کو قرآن ہی کی طرح لکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر مصطفی حسن سباعی لکھتے ہیں:

> صحیح مسلم میں جو کتابتِ حدیث سے منع کیا گیا ہے اس سے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ممانعت کتابت سے مطلقاً منع نہیں ہے بلکہ قرآن کی طرح باقاعدہ رسمی طور پر مدون کرنے سے منع فرمایا تھا (تاکہ قرآن اور حدیث میں اشتباہ پیدا نہ ہو) اور اس پر آثارِ صحیحہ دال ہیں جن سے عہدِ رسالت میں کتابتِ حدیث کا ثبوت ملتا ہے۔[19]

---

[14]Al-Bukhārī, Abū ʻAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʻīl, *Al-Jāmiʻ al-Ṣaḥīḥ* (Beirut: Dār Ṭūq al-Najāh, 1st ed., 1422 AH), Kitāb al-ʻIlm, Bāb Kitābat al-ʻIlm, ḥadīth no. 113

[15]Ibn Saʻd, Abū ʻAbd Allāh Muḥammad ibn Saʻd, *Al-Ṭabaqāt al-Kubrā* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 1st ed., 1410 AH/1990 CE), 4:198

[16]Ibn Saʻd, *Al-Ṭabaqāt al-Kubrā*, 4:198

[17]Al-Bukhārī, *Al-Jāmiʻ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb fī al-Luqṭa, Bāb Kayfa Tuʻraf Luqṭat Ahl Makka, ḥadīth no. 2434

[18] Muslim ibn Ḥajjāj al-Qushayrī, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Kitāb al-Zuhd wa al-Raqā'iq, Bāb al-Tathabbuth fī al-Ḥadīth wa Ḥukm Kitābat al-ʻIlm, ḥadīth no. 3004.

[19]Subāʻī, Dr. Muṣṭafā, *Al-Sunna wa Makānatuhā fī al-Tashrīʻ al-Islāmī* (Beirut: Dār al-Warrāq, Al-Maktab al-Islāmī, 1420 AH/2000 CE), 77

خبرِ واحد حجت ہے۔

خبر واحد[20] کی حجیت پر صحابہ کرام کا اجماع رہا ہے۔ اس پر بہت سے علمائے کرام کے اقوال شاہد ہیں۔ ان میں سے چند ایک اقوال درج ذیل ہیں:

* علامہ ابن قدامہ حنبلی کہتے ہیں کہ خبر واحد پر عمل کرنے پر صحابہ کا اجماع ہے۔[21]
* امام جوینی شافعی لکھتے ہیں کہ خبر واحد پر عمل کرنے پر صحابہ کا اجماع ہے تمام صحابہ کرام خبر واحد پر عمل کرتے تھے اور صحابہ کا خبر واحد پر عمل کرنا تواتر ثابت ہے بعض صحابہ اختلاف کی صورت میں راوی کو قسم دیتے تھے لیکن اخبار آحاد کو قبول کرتے تھے۔[22]
* علامہ فخر الدین رازی نے فرماتے ہیں: وہ خبر واحد جس کے صحیح ہونے کا قطع نہیں ہو تا تمام صحابہ کا اس پر عمل کرنے پر اجماع قائم ہے۔[23]
* علامہ ابو الولید الباجی مالکی لکھتے ہیں کہ خبر واحد پر عمل کرنے پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔[24]
* امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ خبر واحد روز اول سے حجت ہے وکلا، نمائندوں، معاملات غرض تمام موارد میں خبر واحد کو قبول کیا جاتا ہے۔[25]

حجیتِ حدیث پر لکھی جانے والی کتب

ذیل میں چند ایک ان کتب کے نام مع مصنفین ذکر کیے جاتے ہیں جو کہ خالصتاً حجیتِ حدیث کے موضوع پر لکھی گئی ہیں:

*ازالة الغمه عن حجية الحديث و السنه، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔

*اسلام میں سنت کا مقام، علامہ محمد ناصر الدین البانی

*اسلام میں سنت کا مقام، ڈاکٹر محمد لقمان سلفی۔

*حجیت حدیث اور انکارِ حدیث، ڈاکٹر حافظ محمد زبیر۔

*حجیت حدیث در ردِ موقف انکارِ حدیث، حافظ جلال الدین القاسمی۔

*حجیت حدیث شریعت اسلامیہ میں حدیث رسول کا مقام و مرتبہ، حافظ عبد الستار حماد۔

*حجیت حدیث، جسٹس مفتی محمد تقی عثمانی۔

*حجیت حدیث، علامہ محمد ناصر الدین البانی۔

*حجیت حدیث، محمد اسماعیل سلفی۔

*حجیت حدیث، مولانا محمد ادریس کاندھلوی۔

*حدیث کا تشریعی مقام، پروفیسر غلام احمد حریری۔ یہ ترجمہ ہے "السنة و مکانتها فی التشریع الاسلامی" کا۔

*حدیث کی اہمیت اور ضرورت، خلیل الرحمٰن چشتی۔

*سنت رسول اور قرآن، مختار احمد ندوی، یہ شیخ عبد اللہ بن زید کے رسالہ سنۃ الرسول شقیقۃ القرآن کا اردو ترجمہ ہے۔

---

[20]Muṣṭalaḥ al-Ḥadīth mein khabar mutawātir ke ʻilāwa har riwāyat khabar-i-wāḥid hai

[21]Ibn Qudāma, Muwaffaq al-Dīn ʻAbd Allāh ibn Aḥmad al-Maqdisī, *Rawḍat al-Nāẓir fī Uṣūl al-Fiqh ʻalā Madhhab Imām Aḥmad ibn Ḥanbal* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 1401 AH/1981 CE), 54

[22]Juwaynī, ʻAbd al-Malik ibn ʻAbd Allāh ibn Yūsuf, *Al-Burhān fī Uṣūl al-Fiqh* (Qatar: Amīr Dawlat Qatar, 1399 AH), 389

[23]Rāzī, Fakhr al-Dīn Muḥammad ibn ʻUmar ibn Ḥusayn, *Al-Maḥṣūl fī Uṣūl al-Fiqh* (Beirut: Mu'assasat al-Risāla, 1418 AH/1998 CE), 996.

[24]Bājī, Abū al-Walīd Sulaymān ibn Khalaf, *Aḥkām al-Fuṣūl fī Aḥkām al-Uṣūl* (Beirut: Mu'assasat al-Risāla, 1409 AH/1989 CE), 254.

[25]Bukhārī, ʻAbd al-ʻAzīz, *Kashf al-Asrār ʻalā Uṣūl Fakhr al-Islām Bazdawī* (Karachi: Ṣadaf Publishers, n.d.), 2:375.

* سنت کی آئینی حیثیت، سید ابو الاعلیٰ مودودی۔

* حدیث کا شرعی مقام، سید سعید احسن عابدی۔

* حدیث وحی ہے، پروفیسر محمد رفیق چودھری۔

* السنة و مکانتها فی التشریع الاسلامی، ڈاکٹر مصطفیٰ حسن سباعی۔

خلاصہ بحث

یہ مطالعہ حجیت حدیث کے تصور کو علمی و تحقیقی نقطہ نظر سے سمجھنے کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ حدیث کی صداقت اور اس کے فقہی و اخلاقی کردار کی بدولت یہ اسلامی تعلیمات کا ایک لازمی جزو ہے۔ اس مقالے نے حدیث کی جانچ کے معیارات اور علماء کے تاریخی و جدید کردار کو اجاگر کیا، جو اس کی حفاظت اور تشریح میں اہم ہیں۔ حدیث کی عصری مسائل سے مطابقت اسے آج کے دور میں بھی رہنما بناتی ہے۔

تجاویز و سفارشات

* حدیث کی تعلیم کو جدید تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ طلبہ اس کی صداقت اور اہمیت سے آگاہ ہوں۔
* حدیث کی جانچ کے معیارات پر عوامی شعور بیدار کرنے کے لیے ورکشاپس اور سیمینارز کا انعقاد کیا جائے۔
* جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے حدیث کی معتبر ڈیجیٹل لائبریریاں تیار کی جائیں۔
* حدیث سے متعلق تنقیدی نظریات کا جواب دینے کے لیے علمی مکالموں کو فروغ دیا جائے۔
* مسلم معاشروں میں حدیث کی اخلاقی و فقہی رہنمائی کو عملی طور پر نافذ کرنے کے لیے کمیونٹی پروگرامز شروع کیے جائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Al-Bājī, Abū al-Walīd Sulaymān ibn Khalaf. *Aḥkām al-Fuṣūl fī Aḥkām al-Uṣūl*. Beirut: Mu'assasat al-Risāla, 1409 AH/1989 CE.
* Al-Bukhārī, Abū ʻAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʻīl. *Al-Jāmiʻ al-Ṣaḥīḥ*. Beirut: Dār Ṭūq al-Najāh, 1422 AH.
* Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʻath. *Sunan Abī Dāwūd*. Beirut: Al-Maktaba al-ʻAṣriyya, n.d.
* Al-Juwaynī, ʻAbd al-Malik ibn ʻAbd Allāh ibn Yūsuf. *Al-Burhān fī Uṣūl al-Fiqh*. Qatar: Amīr Dawlat Qatar, 1399 AH.
* Al-Qushayrī, Muslim ibn Ḥajjāj. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Nishapur: Dār al-Khilāfa al-ʻIlmiyya, 1330 AH.
* Bukhārī, ʻAbd al-ʻAzīz. *Kashf al-Asrār ʻalā Uṣūl Fakhr al-Islām Bazdawī*. Karachi: Ṣadaf Publishers, n.d.
* Ibn Manẓūr, Muḥammad ibn Mukarram ibn ʻAlī. *Lisān al-ʻArab*. Beirut: Dār Ṣādir, 1414 AH.
* Ibn Qudāma, Muwaffaq al-Dīn ʻAbd Allāh ibn Aḥmad al-Maqdisī. *Rawḍat al-Nāẓir fī Uṣūl al-Fiqh ʻalā Madhhab Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 1401 AH/1981 CE.

* Ibn Sa‘d, Abū ‘Abd Allāh Muḥammad ibn Sa‘d. *Al-Ṭabaqāt al-Kubrā*. Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, 1410 AH/1990 CE.
* Al-Rāzī, Fakhr al-Dīn Muḥammad ibn ‘Umar ibn Ḥusayn. *Al-Maḥṣūl fī Uṣūl al-Fiqh*. Beirut: Mu’assasat al-Risāla, 1418 AH/1998 CE.
* Al-Sakhāwī, Shams al-Dīn Abū Muḥammad ibn ‘Abd al-Raḥmān. *Al-Ghāya fī Sharḥ al-Hidāya fī ‘Ilm al-Riwāya*. Beirut: Maktabat Awlād al-Shaykh, n.d.
* Subā‘ī, Muṣṭafā. *Al-Sunna wa Makānatuhā fī al-Tashrī‘ al-Islāmī*. Beirut: Dār al-Warrāq, Al-Maktab al-Islāmī, 1420 AH/2000 CE.